ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 12 اپریل 1954

شنکر سیتارام سونٹاکے و دیگر
بنام
بالکرشنا سیتارام سونٹاکے و دیگراں

[مہر چند مہاجن چیف جسٹس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

موافقتی ڈگری-اس کا قانونی اثر- سمجھوتہ دھوکہ دہی، غلط بیانی، غلط فہمی یا غلطی سے ذائل نہ ہو-اس پر ڈگری اجراء کی- آیا امر فیصلہ شدہ کے طور پر کام کرتا ہے- مجموع ضابطہ دیوانی-(ایکٹ V، سال 1908)- حکم II، قاعدہ 2(3)-سابقہ مقدمے میں دستبردار کا دعوی کرنا-اس طرح خارج کیے گئے دعوے کے سلسلے میں اس کے بعد کا مقدمہ روک دیا گیا۔

یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ موافقتی ڈگری فریقین پر اتنی ہی پابند ہوتی ہے جتنی کہ عدم رضامندی کے ذریعے منظور کی گئی ڈگری۔ جہاں کسی سمجھوتے کو دھوکہ دہی، غلط بیانی، غلط فہمی یا غلطی سے ذائل نہیں پایا جاتا ہے، اس پر منظور شدہ ڈگری میں امر فیصلہ شدہ کی پابند قوت ہوتی ہے۔

جہاں مدعی اپنے دعوے کو صرف ایک مخصوص تاریخ تک کے لیے محسوب رکھتا ہے، وہ اپنے دعوے کو مبہم طور پر چھوڑ دیتا ہے اگر واضح طور پر بعد کی مدت کے لیے نہیں، کیونکہ مجموع ضابطہ دیوانی کے آرڈر II، قاعدہ 2(3) میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص عدالت کی اجازت کے علاوہ، ان تمام راحتوں کے لیے مقدمہ کرنے سے گریز کرتا ہے جن کا وہ حقدار ہے، تو وہ بعد میں اس طرح چھوٹ دی گئی کسی بھی راحت کے لیے مقدمہ نہیں کرے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 113، سال 1953۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل نمبر 554، سال 1951 میں بمبئی کی نظام عدلیہ لی عدالتِ عالیہ (باوڈیکر اور دکشت جسٹس صاحبان) کے 25 مارچ 1952 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، خصوصی مقدمہ نمبر 12، سال 1949 میں، تھانا کے سینئر ڈویژن کے مشترکہ سول جج کی عدالت 30 جون 1951 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والی اصل ڈگری سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے ایس کرشنا سوامی آئینگر، (جے بی دادا چنجی، وی بی رنگیکر اور گنپت رائے، ان کے ساتھ)۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے ایس بی جتھر، آر بی کوتوال اور نونیت لال۔

12.1954 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس غلام حسن نے سنایا۔

یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ کی اجازت سے اس عدالت (باوڈیکر اور دکشت جسٹس صاحبان) کے 25 مارچ 1952 کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف کی گئی ہے، جس میں سول جج، تھانا کے سینئر ڈویژن کے فیصلے اور ڈگری میں ترمیم کی گئی ہے، جس کی تاریخ 30 جون 1951 ہے۔

یہ اپیل ایک مشترکہ ہندو خاندان کے 6 بھائیوں کے درمیان تقسیم سے پیدا ہوتی ہے۔ مشترکہ خاندان کریانہ کی دکان، شراب کی دکانیں، راشن کی دکان، موٹر بس سروس اور "سونٹا کے برادراں" کے نام سے مشترکہ خاندانی کاروبار بھی کرتا تھا۔ خاندان کے پاس غیر منقولہ اور متحرک جائیداد بھی تھی۔ بال کرشن سیتارام سونٹا کے بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں اور موجودہ اپیل میں مدعی مدعا علیہ ہیں۔ وہ یہاں سے اس کا مدعی کے طور پر حوالہ دیا جائے گا۔

یہ عام بات ہے کہ 1944 تک دونوں بھائی ایک ساتھ رہتے تھے اور آپس میں گڑبڑ کرتے تھے اور خاندانی کاروبار سے ہونے والی آمدنی مدعی کے پاس رکھی جاتی تھی۔ 14 اپریل 1945 سے صورتحال بدل گئی اور فریقین نے اپنے ذریعے چلائے جانے والے مختلف کاروباروں کی آمدنی کو الگ سے اپنے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ مدعی شراب کی دکانیں چلا رہا تھا، مدعا علیہان نمبر 1 اور 2 جو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ ہیں، موٹر بس سروس کا کاروبار کر رہے تھے جبکہ مدعا علیہان نمبر 4 کریانہ کی دکان چلا رہا تھا۔ فریقین نے ثالثوں کے بذریعے اپنے درمیان تقسیم کرنے کی کوشش کی لیکن کوشش ناکام رہی۔ 29 جون 1945 کو، تمام پانچوں بھائیوں نے مدعی کے خلاف تمام مشترکہ خاندانی جائیدادوں بشمول تمام کاروباروں کے کھاتوں کی تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مقدمہ کا نمبر 39، سال 1945 تھا۔ اس سے 7 مارچ 1946 کو سمجھوتہ کیا گیا۔ اس سمجھوتے کے بذریعے یہ اعلان کیا گیا کہ 1942 سے پہلے مختلف کاروباروں کے تمام کھاتوں کو درست طریقے سے برقرار رکھا گیا تھا اور دکھایا گیا تھا کہ فریقین نے 1942 سے 31 مارچ 1946 تک کھاتوں کی جانچ پڑتال اور اس تاریخ تک واجب الادا رقم کا تعین کرنے کے لیے عدالت بذریعے ثالثوں کی تقرری پر اتفاق کیا تھا۔ ثالثوں کے ذریعے کھاتوں کی جانچ پڑتال کے بعد، 31 مارچ 1946 کو پائے جانے والے نقد بقایا میں ہر بھائی کو چھٹا حصہ ملنا تھا۔ مشترکہ خاندان کی تمام منقولہ جائیداد بشمول تمام خاندانی کاروباروں کے تجارت میں مال کو تمام بھائیوں میں یکساں طور پر تقسیم کیا جانا تھا۔ سمجھوتے میں مزید اعلان کیا گیا کہ مدعی کے پاس موٹر گیراج میں چھٹا حصہ ہونا تھا اور مدعا علیہان 1 اور 2 کو اسے چھٹا حصہ کی قیمت ادا کرنی تھی۔ یہ سمجھوتے کی مادی توضیعات ہے۔ بھائیوں میں سے ایک نابالغ تھا اور عدالت نے سمجھوتے کو نابالغ کے فائدے کے لیے پایا اور اسے قبول کر لیا اور 25 جولائی 1947 کو سمجھوتے کے حوالے سے ابتدائی ڈگری پاس کر دی۔ اگر واقعات کے فطری رخ میں خلل ڈالنے کے لیے کچھ اور نہ ہوتا تو کارروائی تقسیم کے لیے حتمی حد تک ختم ہو جاتی۔ تاہم مدعی نے 23 فروری 1949 کو ایک نیا مقدمہ شروع کیا، جس میں 31 مارچ 1946 کے بعد مدعا علیہان نمبر 1 اور 2 کے ذریعے کیے گئے موٹر کاروبار کے منافع اور اثاثوں کے اپنے حصے تک اپنی راحت محدود کر دی گئی۔ ان کا معاملہ یہ تھا کہ سمجھوتہ جلد بازی میں کیا گیا تھا، فریقین نے یکم اپریل 1946 سے موٹر کاروبار کے مستقبل کے انعقاد کے بارے میں سمجھوتے میں یہ فراہم کرنے سے گریز کیا کہ موٹر کاروبار اب بھی ایک مشترکہ خاندانی کاروبار تھا اور اسے 31 مارچ 1946 کے بعد اس کاروبار کا حساب طلب کرنے کا حق تھا۔

دفاع میں یہ استدعا کی گئی کہ سمجھوتہ مناسب غور و فکر کے بعد کیا گیا تھا، کہ موٹر کاروبار اور کریانہ کی دکان کے کھاتوں کو دراصل 14 اپریل 1945 تک لیا جانا چاہیے تھا، جو مشترکہ خاندان کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حیثیت میں خلل ڈالنے کی تاریخ ہے، لیکن فریقین نے سمجھوتے کے ذریعے اتفاق کیا کہ تمام خاندانی کاروباروں کا حساب 31 مارچ 1946 تک لیا جانا چاہیے۔ یہ بھی استدعا کی گئی کہ اس دعوے کو امر فیصلہ شدہ نے روک دیا تھا۔ مقدمے میں بنائے گئے مسائل پر سول جج نے پایا کہ مقدمہ پچھلے مقدمہ نمبر 39، سال 1945 کے فیصلے کی وجہ سے روک نہیں تھا، کہ اس مقدمے میں فیصلہ دھوکہ دہی اور غلط بیانی سے حاصل نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ پچھلے مقدمے میں سمجھوتہ غلطی یا غلط فہمی کی وجہ سے نہیں تھا۔ ان نتائج کے باوجود سول جج نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ تقسیم کے بعد چل رہا موٹر کاروبار مشترکہ خاندانی کاروبار نہیں رہا تھا لیکن چونکہ یہ ایک خاندان کے کچھ افراد کے ذریعے چلایا جاتا تھا، ان کی پوزیشن شراکت داری ایکٹ کی دفعہ 37 کے بنیادی اصول کو لاگو کرنے اور تحلیل کرنے کے بعد شراکت داری کو جاری رکھنے والے شراکت دار کے مترادف تھی۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ موٹر کاروبار کرنے والے دو بھائی جوابدہ تھے۔ اس کے مطابق انہوں نے ایک ابتدائی ڈگری اجراء کی جس میں موٹر کاروبار کے کھاتے 31 مارچ 1946 سے لے کر اس تاریخ تک لینے کی ہدایت کی گئی جس پر واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لئے حتمی ڈگری دی جائے گی۔ ایک کمشنر کو کھاتے لینے کے لیے مقرر کیا گیا تھا تاکہ موٹر کاروبار کرنے والوں کے علاوہ بھائیوں کے حصص سے تعلق رکھنے والے سرمائے کے استعمال سے حاصل ہونے والے منافع کا پتہ لگایا جا سکے۔ اپیل میں جسٹس باوڈیکر، جن کے ساتھ جسٹس ڈکشٹ نے اتفاق کیا، نے ٹرائل عدالت کی ڈگری میں ترمیم کرتے ہوئے ہدایت کی کہ کھاتوں کو اس تاریخ تک لیا جائے جب کاروبار بند ہو گئے تھے نہ کہ حتمی ڈگری کی تاریخ تک۔

فاضل ججوں نے مؤقف اختیار کیا کہ موجودہ مقدمے کے لیے کارروائی بنائے نالش پچھلے مقدمے میں کارروائی بنائے نالش سے مختلف تھی اور یہ کہ مقدمے کو عدالتی حکم یا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر II، قاعدہ 2 کے ذریعے روکا نہیں گیا تھا۔ خود کو کچھ متضاد مشاہدات پیش کرنے کے بعد جن کا حوالہ بعد میں تفصیل سے دیا جائے گا، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ موافقتی ڈگری موٹر ٹرانسپورٹ کے کاروبار کے کھاتوں کے حق کو واضح طور پر منفی نہیں کرتی ہے۔ آخر میں، فاضل ججوں نے یہ نتیجہ درج کیا کہ مقدمے کی استدعاؤں سے قطع نظر مدعا علیہان نمبر 1 اور 2 نے مشترکہ خاندانی جائیداد کا استعمال کیا تھا اور یہ کہ وہ شریک مالکان کے عہدے پر کھڑے ہیں اور جیسا کہ بھارتیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹرسٹ ایکٹ کی دفعہ 90 میں غور کیا گیا ہے، وہ ان منافعوں کے حسابات فراہم کرنے کے ذمہ دار ہیں جو فریقین کی ملکیت والے اثاثوں کو مشترکہ طور پر استعمال کرنے سے منسوب تھے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے ان کے خلاف طے شدہ تمام نکات پر عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو چیلنج کیا ہے۔ انہوں نے دعوی کیا ہے کہ تقسیم کے مقدمے میں کارروائی بنائے نالش خاندان کی الگ ہونے کی خواہش اور ارادہ ہے، کہ دونوں مقدمات میں کارروائی کا سبب یکساں طور پر ایک ہی ہے اور الگ الگ اور واضح نہیں ہے اور اس وجہ سے یہ مقدمہ، امر فیصلہ شدہ کے اصول اور مجموع ضابطہ دیوانی کے آرڈر II، قاعدہ 2، دونوں کے ذریعہ ممنوع تھا۔ فاضل وکیل نے بھارتیہ ٹرسٹ ایکٹ کی دفعہ 90 کے اطلاق کے بارے میں عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو بھی چیلنج کیا۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس وقت موجود حالات میں فریقین کے درمیان ہونے والے سمجھوتے کو منصفانہ طور پر پڑھنے کے بعد، واحد جائز نتیجہ ممکن ہے کہ فریقین نے 31 مارچ 1946 تک تمام کھاتے لینے کو محدود کرنے پر اتفاق کیا تھا، اور اس تاریخ کے بعد انہیں دوبارہ کھولنے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ اگر سمجھوتہ فریقین کی طرف سے مکمل غور و فکر کے بعد کیا گیا تھا اور اسے دھوکہ دہی، غلط بیانی، غلطی یا غلط فہمی سے ذایل نہیں کیا گیا تھا جیسا کہ ٹرائل عدالت نے قرار دیا تھا- ایک ایسا نتیجہ جس میں عدالت عالیہ نے مداخلت نہیں کی تھی- اس کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بار فریقین کے درمیان جو ایک دوسرے کے ساتھ ہتھیاروں کی لمبائی میں معاملہ کر رہے تھے اسے اب دوبارہ نہیں کھولا جا سکتا ہے۔ جس چیز کی وجہ سے فریقین نے حساب کی مدت کو 31 مارچ 1946 تک محدود رکھا، اور مزید حساب کتاب کو روک دیا جو عام طور پر حتمی ڈگری کی منظوری تک بڑھ جاتا، مندرجہ ذیل حالات سے ظاہر ہو گا۔ مدعی کو معلوم تھا کہ اس کی طرف سے چلائی جانے والی شراب کی دکانوں کا لائسنس یکم اپریل 1946 کو ختم ہو رہا تھا، اور وہ لائسنس کی میعاد ختم ہونے کے بعد اپنے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ طور پر یا شراکت میں نہیں بلکہ خصوصی طور پر شراب کا کاروبار چلانے کے لیے بے چین تھا۔ انہوں نے 12 دسمبر 1945 کو وکیل کے بذریعے اپنے بھائیوں کو ایک نوٹس دیا جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ درج ذیل بیان کیا گیا:-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"مذکورہ مقامات پر شراب کی دکانوں کی (لائسنس کی) مدت مارچ 1946 کے آخر تک ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد، میرے موکل کی مشترکہ طور پر یا آپ میں سے کسی کے ساتھ شراکت داری میں شراب کی دکان کا کاروبار کرنے کی کوئی خواہش نہیں ہے، وہ یکم اپریل 1946 کی تاریخ سے شراب کی ایک یا زیادہ دکانیں چلانے کا ارادہ رکھتا ہے، جیسا کہ وہ آزادانہ طور پر چاہتا ہے۔ دکانوں کی نیلامی (خریداری میں) کے لیے جو رقم درکار ہوگی وہ میرے موکل کی طرف سے تیسری پارٹی سے اپنی ذمہ داری پر ادھار لے کر ادا کی جائے گی اور میرا موکل مذکورہ رقم کو کاروبار، جائیدادوں اور نقد سے کم سے کم تعلق رکھنے کی اجازت نہیں دے گا جو اس وقت عدالت میں تنازعہ میں ہیں اور مذکورہ کاروبار یا جائیدادوں سے ہونے والے منافع اور آمدنی کے ساتھ۔ میرا موکل اس حقیقت کے نوٹس کے ذریعے آپ کو واضح طور پر مطلع کرتا ہے۔ کہ اس کی طرف سے خریدی گئی شراب کی دکانیں صرف اس کی ہوں گی اور وہ آپ میں سے کسی سے آزاد ہو کر چلائے گا۔ آپ میں سے کسی کو بھی شراب کی دکانوں میں دست اندازی کرنے یا مداخلت کرنے کا کوئی قانونی حق نہیں ہو گا جو اس طرح میرے مؤکل کے ذریعے یکم اپریل 1946 سے شروع ہونے والے نئے سال کے لیے سرکاری نیلامی میں خریدی جائے گی، اور اگر آپ میں سے کوئی بدنیتی پر مبنی ارادے سے میرے مؤکل کے مذکورہ کاروبار میں ذرا سی بھی مداخلت کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو میرا مؤکل آپ کو اس سے ہونے والے کسی بھی نقصان اور اس سے ہونے والے دیگر نقصانات اور اخراجات کے لیے مکمل طور پر ذمہ دار ٹھہرائے گا اور اس کے لیے آپ کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرے گا۔"

یہ نوٹس مدعی کے ارادے کے بارے میں ایک حقیقی رہنمائی فراہم کرتا ہے جو اس کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا کہ وہ خاص طور پر اپنے لیے شراب کی دکانیں چلائے اور اپنے آپ کو اپنے بھائیوں کے سامنے جوابدہ بنائے بغیر اس کے منافع کو بروئے کار لائے۔ اگرچہ مدعی کا کہنا ہے کہ وہ شراب کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

دکانوں کی نیلامی کے لیے قرض لے کر ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن وہ واقعی فائدہ مند حالت میں تھا کیونکہ اس کے پاس 13,000 روپے نقد تھے جبکہ اس کے بھائیوں کے پاس 3,000 روپے تھے۔ نوٹس سمجھوتے میں اس توضیعات کی اہمیت کی وضاحت کرتا ہے کہ کھاتے صرف 31 مارچ 1946 تک لیے جانے ہیں۔ چونکہ مدعی نہیں چاہتا تھا کہ اس کے بھائی 31 مارچ 1946 کے بعد اس کے خصوصی شراب کے کاروبار میں مداخلت کریں، اس لیے اسے زبردستی اس بات پر اتفاق کرنا پڑا کہ اسے اپنے بھائیوں کے ذریعے چلائے جانے والے دوسرے کاروباروں سے اپنا تعلق منقطع کر لینا چاہیے۔ یہ انتظام بظاہر تمام بھائیوں کے لیے منصفانہ اور معقول ہونے اور کسی فریق کو دوسرے پر ناجائز فائدہ نہ دینے کے طور پر قابل قبول تھا۔ یہ سمجھوتے کی ہماری تعمیر ہونے کی وجہ سے، اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ مدعی کا صرف موٹر کاروبار کے حوالے سے نیا مقدمہ دائر کر کے اس انتظام سے پیچھے ہٹنا ایماندارانہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پچھلے مقدمے میں دائر شکایت میں کوئی شک نہیں چھوڑا گیا ہے کہ اس مقدمے میں مدعیوں نے تمام خاندانی جائیدادوں کی مکمل تقسیم اور خاندانی کاروبار کے سلسلے میں تمام کھاتوں کا حتمی تعین کرنے کی درخواست کی تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سمجھوتے کے بعد مدعی (بال کرشن) نے سول جج کے سامنے ایک درخواست دائر کی جس میں اس نے الزام لگایا کہ جب اس نے سمجھوتے پر اتفاق کیا کہ مختلف کاروباروں کے کھاتے 31 مارچ 1946 تک ہونے چاہئیں تو وہ اپنے قانونی حق کے بارے میں غلط فہمی میں تھا کیونکہ اس نے سوچا تھا کہ جب کھاتوں کو ایک مخصوص تاریخ تک لے جایا جائے گا تو اس تاریخ کے بعد مشترکہ خاندانی جائیداد کو صرف خاندان کے کچھ افراد کو مدعی کو خارج کرنے کے لیے اپنے لیے منافع کمانے کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ انہوں نے اس تاثر کے تحت محنت کی کہ مشترکہ خاندانی کاروبار یا تو 31 مارچ 1946 کے بعد مکمل طور پر بند ہو جائے گا، یا ثالث یا کمشنر چلائیں گے اور اس سے حاصل ہونے والے منافع کو عدالت میں جمع کیا جائے گا تاکہ فریقین کے درمیان ان کے حصص کے مطابق تقسیم کیا جا سکے۔ یہ درخواست 22 نومبر 1947 کو دی گئی تھی۔ تاہم، ان کے وکیل نے 6 اپریل 1948 کو کہا: "درخواست گزار کی طرف سے درخواست کو ترک کر دیا جاتا ہے کیونکہ وہ درخواست میں شکایت کے لیے ایک آزاد مقدمے کے ذریعے اپنی دادرسائی کی پیروی کرنا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہتا ہے، اور عدالت نے حکم منظور کیا: "درخواست کو ٹھکانے لگا دیا جاتا ہے کیونکہ اسے دبایا نہیں جاتا ہے۔" عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے اس درخواست کا حوالہ دیتے ہوئے اس طرح مشاہدہ کیا: "اس سے یہ واضح ہے کہ اصل میں یکم اپریل 1946 کے بعد کئی کاروباروں کے منافع کا خیال فریقین کے ذہنوں میں موجود تھا؛ لیکن فریقین نے یہ پوچھنے کی پرواہ نہیں کی کہ دوسرے کاروباروں کے کھاتوں کو یکم اپریل 1946 کے بعد لیا جائے گا۔ ان میں سے ایک کاروبار شراب کا کاروبار تھا، جو تسلیم شدہ طور پر 31 مارچ 1946 کو ختم ہونا تھا لیکن ایک اور کاروبار بھی تھا؛ وہ ایک کرانا کی دکان تھی، جو کوئی بہت بڑا کاروبار نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی یہ وہاں تھا، اور اس لیے اپیل گزاروں کی جانب سے پیش کی گئی اس دلیل میں طاقت موجود ہے کہ ایسا نہیں تھا کہ فریقین کی طرف سے نگرانی کی گئی ہو، لیکن فریقین جانتے تھے کہ کاروبار بعد میں چل سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ جاری رہے تو انہوں نے خاص طور پر یکم اپریل 1946 کے بعد ان کاروباروں کے کھاتوں کے لیے سمجھوتے کی ڈگری فراہم کرنے کی پرواہ نہیں کی۔" یہ سب کہنے کے بعد وہ اس نتیجے کو درج کرتے ہیں کہ سمجھوتے نے موٹر کاروبار کے کھاتے پر مدعی کے حق کو واضح طور پر منفی نہیں کیا۔ ہم اس نتیجے کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ مذکورہ بالا مشاہدات سمجھوتے کے حقیقی اثر کے حوالے سے غلطی یا غلط فہمی کے بارے میں مدعی کے کیس کو منفی قرار دیتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مدعی نے اہم تاریخ کے بعد حساب کتاب کا حق ترک کر دیا اور اس کے بعد فریقین کی حیثیت مشترکہ کرایہ داروں میں سے ایک میں تبدیل ہو گئی۔ اگر مدعی واقعی یہ چاہتا تھا کہ موٹر کاروبار یا درحقیقت دیگر تمام کاروباروں کے کھاتوں کو حتمی ڈگری کی تاریخ تک لے جایا جائے، تو 31 مارچ 1946 کا ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ عدالت کی طرف سے ابتدائی ڈگری پاس ہونے کے بعد عام طریقہ یہ تھا کہ تمام جائیداد کو حدِ پیمائش کے مطابق کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے اور حتمی ڈگری کی تاریخ تک کھاتوں کی جانچ پڑتال پر پائے جانے والے پیسے دیے جائیں۔ لیکن اس سمجھوتے کے لیے جس نے کھاتے کی مدت کو محدود کر دیا تھا مدعی کو وہ راحت مل جاتی جو وہ اب تقسیم کے مقدمے میں مانگ رہا ہے کیونکہ حتمی ڈگری کی تاریخ تک تمام کاروباروں کا حساب لیا جاتا۔ مدعی خود کا شکریہ ادا کر سکتا ہے کہ اس نے قدرتی واقعات کے سلسلے کو روکا اور 31 مارچ 1946 کے بعد کھاتے لینے سے منع کرنے کے لیے شکریہ ادا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنا ہے۔ دوسری طرف مدعی کو اس معاملے میں کوئی حقیقی شکایت نہیں ہے، کیونکہ اگرچہ مدعا علیہان نمبر 1 اور 2، جنہوں نے موٹر کا کاروبار جاری رکھا، نے دو پرانی موٹر بسوں کی مدد سے کچھ پیسہ کمایا ہوگا، لیکن مدعی جس کی شراب کا کاروبار چلانے کی خواہش اوپر بتائے گئے نوٹس سے ظاہر ہوتی ہے وہ اس کاروبار کا فائدہ اٹھانے سے باز نہیں آیا تھا۔ یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ مدعی نقصان کا اپنا بوجھ بانٹنے پر راضی ہو جاتا اگر موٹر کاروبار کو کوئی نقصان پہنچتا۔ لہذا، ہم یہ مانتے ہیں کہ سمجھوتہ 31 مارچ 1946 کے بعد موٹر کاروبار سمیت مشترکہ خاندانی کاروبار کو مدنظر رکھنے کے بارے میں تمام تنازعات کے لیے ایک بار بند ہو گیا، اور مدعی سمجھوتے کی شرائط اور اس کے بعد کی موافقتی ڈگری کا پابند ہے۔

اس نتیجے کا واضح اثر یہ ہے کہ مدعی کو اصول سابقہ فیصلہ کے تحت موجودہ مقدمے میں اس سوال کو دوبارہ اٹھانے سے روکا گیا ہے۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ موافقتی ڈگری فریقین پر اتنی ہی پابند ہوتی ہے جتنی کہ دعوت نامے کے ذریعے منظور کی گئی ڈگری۔ سمجھوتہ دھوکہ دہی، غلط بیانی، غلط فہمی یا غلطی سے خراب نہیں پایا گیا ہے، اس پر منظور شدہ ڈگری امر فیصلہ شدہ کی پابند قوت رکھتی ہے۔

ہماری یہ بھی رائے ہے کہ مدعی کے دعوے کو مجموع ضابطہ دیوانی کے آرڈر II، قاعدہ 2(3) کی توضیعات سے روک دیا گیا ہے۔ مدعی نے 31 مارچ 1946 تک کے حساب کے اپنے دعوے کو محدود کرتے ہوئے، صرف، اگر واضح طور پر نہیں تو، بعد کی مدت کے لیے کھاتے پر اپنے دعوے کو ترک کر دیا۔ ذیلی قاعدہ 3 واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص عدالت کی اجازت کے علاوہ، ان تمام راحتوں کے لیے مقدمہ کرنے سے گریز کرتا ہے جن کا وہ حقدار ہے، تو وہ بعد میں اس طرح چھوٹ جانے والی کسی راحت کے لیے مقدمہ نہیں کرے گا۔ ہم عدالت عالیہ سے متفق نہیں ہیں کہ بعد کے مقدمے میں کارروائی بنائے نالش پہلے مقدمے میں کارروائی بنائے نالش سے مختلف تھی۔ پہلے مقدمے میں کارروائی بنائے نالش مدعی کی اپنے بھائیوں سے الگ ہونے اور مشترکہ خاندانی جائیداد کو تقسیم کرنے کی خواہش تھی۔ اس مقدمے نے بغیر کسی تحفظ کے پوری جائیداد کو شامل کیا اور اسے مصالحتی طور پر حل کیا گیا، مدعی نے 31 مارچ 1946 کے بعد موٹر کاروبار کے سلسلے میں حساب کتاب

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کا اپنا دعوی ترک کر دیا۔ دعوے کے ایک حصے کو نافذ کرنے کے لیے اس کا بعد کا مقدمہ اسی بنائے نالش مقصد پر مبنی ہے جسے اس نے جان بوجھ کر ترک کر دیا تھا۔ اس لیے ہم واضح ہیں کہ دونوں مقدمات میں کارروائی بنائے نالش ایک جیسی ہونے بنائے نالش سے مجموع ضابطہ دیوانی کے آرڈر II، قاعدہ 2(3) کے تحت مقدمہ ممنوع ہے۔

چونکہ مقدمہ مجموع ضابطہ دیوانی کے امر فیصلہ شدہ اور آرڈر II، قاعدہ 2(3) دونوں کے ذریعہ ممنوع ہے، اس لیے ممکنہ طور پر ان حالات میں بھارتیہ ٹرسٹ ایکٹ کی دفعہ 90 کے اطلاق کے بارے میں مزید کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور پورے اخراجات کے ساتھ مقدمے کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document